تالیف

پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

رحمۃ للعالمین پبلیکیشنز
بشیر کالونی سرگودھا 048-3215204

فرمانِ سیّدنا علی المرتضیٰؓ

لَا اَجِدُ اَحَداً فَضَّلَنِیْ عَلٰی اَبِیْ بَکرٍ وَّعُمَرَ اِلَّا جَلَدْتُہٗ حَدَّ الْمُفْتَرِیْ

میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہتا ہے، اسے الزام تراشی کی سزا کے طور پر اسی (۸۰) کوڑے ماروں گا (دار قطنی، صواعق محرقہ صفحہ ۶۰)

(طبع جدید مع تخریج و تصحیح، مزید تقاریظ و اضافہ تحقیقات)

تالیف

پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

ناشر

رحمۃ للعالمین پبلیکیشنز بشیر کالونی سرگودھا

048-3215204

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نام کتاب	ضربِ حیدری
مصنف	شیخ الحدیث والتفسیر پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری دامت برکاتہم
کمپوزنگ	طارق سعید، محمد کاشف سلیم

بارِ اول	تعداد-/1000 اگست 2008ء
بارِ دوم	تعداد-/1000 دسمبر 2008ء
بارِ سوم	تعداد-/1000 جون 2009ء
بارِ چہارم	تعداد-/2000 اگست 2009ء
بارِ پنجم	تعداد-/1100 جون 2010ء
بارِ ششم	تعداد-/1100 جنوری 2011ء

ملنے کے پتے

اویسی بک سٹال مالک محمد رضا مجتبیٰ اویسی

پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز 5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

0321-9407699

مقدمہ از مصنف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْد

دنیائے اسلام کے عظیم ترین علماء کی تقاریظ پہنچ چکی ہیں۔ فقیر بھی کچھ باتیں مقدمے کے طور پر عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہے۔ عالمی میلاد کانفرنس میں ایک خطیب صاحب نے فرمایا کہ استقبالِ مدینہ کے موقع پر سب مرد اور عورتیں ناچ رہے تھے۔ خطیب صاحب کی یہ بات تحریف الغالین ہے۔ لَعِبَتِ الْحَبْشَةُ بِحِرَابِهِمْ کو یہ مفہوم پہنانا اور اسلام کی مقدس ترین خواتین کے لیے ناچنے کا لفظ استعمال کرنا مر جانے کا مقام ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ کانفرنس میں کہنے لگے کہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کی روایت کردہ احادیث کو ثنائیات اور احادیات کا نام ہم نے پہلی مرتبہ دیا ہے۔ خطیب صاحب کو اتنا بھی پتہ نہیں کہ ثنائیات اور وحدانیات کی اصطلاحیں پہلے سے وضع کی جا چکی ہیں اور مسندِ امام اعظم مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کے مقدمہ صفحہ نمبر ۱۰ پر موجود ہیں اور خطیب صاحب کا یہ دعویٰ اِنْتِحَالُ الْمُبْطِلِيْنَ ہے اور قلت مطالعہ کی انتہا ہے۔ حقیقت محمدیہ کے موضوع پر لیاقت باغ کے خطاب میں فرمانے لگے کہ حضور ﷺ اللہ کی مثل ہیں۔ خطیب صاحب کے یہ الفاظ خالص کفریہ ہیں۔ اس قسم کی باتیں بول کر فرماتے ہیں کہ جو بات میں نے کی ہے وہ آپ کو کتابوں میں نہیں ملے گی، کبھی پوری امت کے علماء کو حاسد قرار دیتے ہیں اور کبھی فرماتے ہیں کہ میں فتویٰ پروف ہو گیا ہوں مجھے علماء کے فتووں کی کچھ پرواہ نہیں۔ اس طرح جب یہ لوگ اسلام کے بنیادی عقائد کی جڑ کاٹنے لگے اور ان کی باقاعدہ تبلیغ ہونے لگی تو مجبوراً ہمیں قرطاس وقلم تھامنا پڑا۔

گمراہ لوگ اپنے وسائل کے بل بوتے پر اور اپنے حواریوں کو ساتھ ملا کر بڑے بڑے علمی کام سرانجام دیتے رہے ہیں اور دنیا میں اپنا نام پیدا کر لیا ہے۔ خوارج اور معتزلہ کی تاریخ آپ کے سامنے ہے جن کی قرآنی خدمات، تحریکی وجہادی سرگرمیوں اور بہترین منصوبہ بندی کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ حتیٰ کہ قادیانیوں کا نیٹ ورک اتنا مضبوط ہے کہ اسے دیکھ کر انسان دنگ رہ جاتا

ہے اور قادیانی اپنی تنظیمی سرگرمیاں اور وسیع نیٹ ورک دکھا دکھا کر لوگوں کو متاثر کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

مرزا قادیانی نے اس قدر کتابیں لکھیں اور عیسائیوں کی تردید کا ایسا ڈھونگ رچایا کہ اچھے خاصے سمجھدار لوگوں کے دل میں اس کے بارے میں حسن ظن پیدا ہو گیا اور اس کی مدد کرنے پر آمادہ ہو گئے، چنانچہ خواجہ غلام فرید صاحب کوٹ مٹھن والے رحمۃ اللہ علیہ غلط فہمی کا شکار ہو گئے اور فرمادیا کہ ''یہ شخص حمایت دین پر کمر بستہ ہے۔ علماء تمام مذاہب باطلہ کو چھوڑ کر اس نیک آدمی کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں۔ لیکن جب مرزا قادیانی کی نئی کتابیں خواجہ صاحب تک پہنچیں تو بے زاری کا اظہار کیا (مہر منیر صفحہ ۲۰۵)۔

معلوم ہوا کہ اصل چیز تحریکی وسعت، مضبوط نیٹ ورک، کثرت تصانیف اور چرب زبانی نہیں ہوتی بلکہ قرآن وسنت اور اجماع کی پابندی، سوادِ اعظم سے لزوم اور حضور ﷺ کے غلاموں کی غلامی اصل چیز ہے۔

اللہ کے حبیب ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ہر دور میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جو غالیوں کی تحریف، مبطلین کی علمی چوری اور جاہلوں کی تاویل کی نفی کرتے رہیں گے یَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِّيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَاوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ (مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۲۴۸)۔

اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ ہر دور میں جاہلانہ تاویلیں ہوں گی، غالیانہ تحریفات ہوں گی اور علمی سرقے ہوتے رہیں گے۔ یہ حرکتیں کرنے والے خود کو مسلمان کہیں گے اور ان پر گرفت کرنے والے اس امت کے ذمہ دار افراد ہوں گے۔ اسی حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے احقاق حق اور ابطال باطل کی غرض سے علماء نے عصرِ حاضر کے ایک عظیم فتنے کا نوٹس لیتے ہوئے ضرب حیدری پر تقاریظ لکھ کر اپنی ذمہ داری نبھائی ہے۔

ڈاکٹر طاہر القادری صاحب نے اپنی کتاب السیف الجلی میں لکھا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق ؓ سیاسی خلیفہ تھے اور حضرت علی ؓ باطنی اور روحانی خلیفہ تھے۔ نیز لکھا ہے کہ سیاسی خلافت کا دائرہ فرش تک ہے اور ولایت کا دائرہ عرش تک ہے (حاصل السیف الجلی صفحہ ۹،۸)۔

ڈاکٹر صاحب نے صدیق اکبر ؓ کی روحانی خلافت کا انکار کیا ہے جو خالص اور

فضیلت آنہا بالترتیب است انگاہ ایں حدیث بر زبان مبارک

راند افضل الناس من بعدی ابو بکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی یعنی

خلفائے راشدین کی فضیلت بالترتیب ہے، پھر زبان مبارک سے یہ حدیث پڑھی کہ میرے بعد

تمام لوگوں میں افضل ابو بکر ہے، پھر عمر، پھر عثمان، پھر علی (مرآۃ العاشقین صفحہ ۲۲)۔

(۱۴)۔ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

نیابت نبوی کا مستحق وہی شخص ہو سکتا ہے جس کا جوہر نفس، انبیاء کے جوہر نفس کے قریب ہو۔ بس اسے صورتِ خلافت (یعنی ریاست عامہ) اور معنیِ خلافت (یعنی قرب انبیاء) دونوں کا جامع ہونا چاہیے جیسا کہ خلفاءِ اربعہ علیہم الرضوان تھے۔

آگے تفضیلیوں کی مزید جڑ کاٹتے ہوئے لکھتے ہیں:

البتہ اتنا فرق ضرور ہے کہ خلفائے ثلاثہ کے زمانہ میں صورتِ خلافت یعنی ریاست عامہ اور اجماع المسلمین بدرجہ اتم موجود تھا۔ اور عہد مرتضوی میں اگرچہ معنی خلافت یعنی قرب نبوی بدرجہ کمال تھا لیکن ریاست عامہ اور اجماع مسلمین خلفاءِ ثلاثہ کے دور کی طرح نہ تھا (فتاویٰ مہریہ صفحہ ۱۴۵)۔

فتاویٰ مہریہ کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ تین خلفاء کے دور میں خلافت ظاہری اور باطنی دونوں عروج پر تھیں۔ مگر خلیفہ رابع کے دور میں باطن تو موجود رہا مگر ظاہر پہلے جیسا نہ رہا۔

دوسری جگہ ابو حفص حداد علیہ الرحمہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں: بعد از پیغمبر کوئی شخص ابو بکر سے افضل نہیں کیونکہ اس نے مقاتلہ مرتدین میں نبی کا سا کام کیا ہے (تصفیہ مابین سنی وشیعہ صفحہ ۱۹)۔ تصفیہ کی یہ عبارت اجماع امت کے عین مطابق ہے۔

(۱۵)۔ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کوٹ مٹھن والے عشرہ مبشرہ والی حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ نص تفصیل کے ساتھ صحابہ کرام کی خلافت اور مراتب پر دلالت کرتی ہے اور رسول خدا ﷺ کے ساتھ جس قدر کسی کو قرب و منزلت حاصل تھی وہی علی الترتیب ظاہر کرتی ہے۔

آگے فرماتے ہیں: نیز ان چار خلفاء میں سے حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر کو خلافت نبوت خالصہ حاصل تھی (مقابیس المجالس صفحہ ۹۲۴)۔

(۱۶)۔ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: یہ عقیدہ حمیدہ خود امیر المومنین مولا علی کرم اللہ وجہہ سے اسی (۸۰) صحابہ وتابعین نے روایت کیا۔ اس میں ہماری حافل کافل

اس سے مراد اسلامی دوستی اور آپ ﷺ کی محبت ہے، مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ایک دوسرے سے محبت کریں اور ایک دوسرے سے عداوت نہ رکھیں، یہ حدیث اس معنی میں ہے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی مجھ سے نبی امی ﷺ نے وعدہ فرمایا ہے کہ مجھ سے مومن کے سوا محبت کوئی نہ کرے گا اور منافق کے سوا بغض کوئی نہ رکھے گا اَلْمُرَادُ بِهٖ وِلَاءُ الْاِسْلَامِ وَ مَوَدَّتُهٗ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يُّوَالِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً وَلَا يُعَادِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً وَهُوَ فِيْ مَعْنٰى مَا ثَبَتَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ الحدیث (الاعتقاد للبیہقی صفحہ ۳۵۴)۔

یہ تھے امام شافعی علیہ الرحمہ جنکے ادھورے شعر پڑھ پڑھ کر ماڈرن رافضی عوام کو بیوقوف بنا رہے ہیں۔ پوری حدیث دیکھیے، امام شافعی کی شخصیت دیکھیے اور پھر انکی وضاحت دیکھیے۔

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کوٹ مٹھن والے نے تین صفحات پر اس حدیث کی زبردست وضاحت فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں کہ یہاں مولا کے معنی سید، سردار، حاکم اور لائق امامت کے نہیں بلکہ اس کے معنی ناصر اور محبوب کے ہیں (مقابیس المجالس صفحہ ۹۳۰)۔

شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

اسی طرح یہ بھی ابلہ فریبی ہے کہ حضرت علی کی خلافت بلافصل کی دلیل میں خم غدیر کی روایت پیش کی جاتی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت علی کے متعلق فرمایا کہ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ (یعنی جنکا میں دوست ہوں علی بھی ان کے دوست ہیں) ظاہر ہے کہ قرآن کریم میں مولیٰ بمعنی دوست ہے دیکھو آیت کریم فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی اللہ کے محبوب کا دوست اللہ جل شانہ ہے اور جبریل ہیں اور نیک بندے ہیں (مذہب شیعہ صفحہ ۹۰، ۹۱)۔

اُدھر اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ کی نص قرآن میں موجود ہے یعنی تمام مومن مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے مولا ہیں۔

اَلَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ کی تفسیر میں امام باقر رضی اللہ عنہ کا فرمان مولا علی کے بارے میں موجود ہے کہ عَلِيٌّ مِنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا یعنی مولا علی بھی مومنین میں شامل ہیں (تفسیر ابن جریر جلد ۴ الجزء السادس صفحہ ۳۵۶، بغوی جلد ۲ صفحہ ۴۷، ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۱۰۲)۔

حدیث پاک میں تمام صحابہ کرام کے بارے میں محبوب کریم ﷺ نے فرمایا: فَمَنْ